



سوال

سودی بینکوں میں ملازمت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مصر میں حکومت کے تابع ایک بینک میں کام کرتا تھا، اس بینک کا کام یہ ہے کہ یہ زمینداروں اور دیگر لوگوں کو آسان شرطوں پر ایک مدت کے لیے قرض دیتا ہے جو کہ چند مہینوں سے لے کر کچھ سالوں تک کی بھی ہو سکتی ہے۔ بینک ان قرضوں پر سود بھی لیتا ہے اور مقررہ مدت سے تاخیر کی صورت میں تین سے سات فی صد یا اس سے بھی زیادہ جرمانہ بھی کرتا ہے اور جب مدت مقررہ آجاتی ہے تو بینک اصل قرض کے علاوہ سود اور جرمانہ کی رقم بھی نقد وصول کرتا ہے اور اگر مقروض مدت مقررہ پر نہ ادا کر سکے تو بینک ہر دن کے حساب سے سود وصول کرتا ہے۔ الغرض اس بینک کی ساری آمدنی قرضوں کے سود اور تاخیر کی صورت میں وصول کئے جانے والے جرمانوں پر مشتمل ہے اور اس سے بینک کے ملازمین کو تنخواہ ادا کیا جاتی ہے۔

میں اس بینک میں بیس سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہا ہوں، بینک کی تنخواہ ہی سے میں نے شادی کی ہے اور اسی سے گزر بسر، بچوں کی پرورش اور صدقہ کرتا ہوں اور اس کے سوا میرا اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ اس کے بارہ میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بینک کا قرضوں پر نفع اور قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں جرمانہ وصول کرنا یہ سب سود ہے۔ لہذا اس طرح کے بینک میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ ... سورة المائدة ۲

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

اور فرمایا:

(ہم سوا) (صحیح مسلم المساقاة باب لمن آكل الربا وموكله ح: 1598)

"یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔"

اگر آپ کو شرعی حکم کا علم نہ تھا تو آپ نے ینک سے جو تنخواہ لی ہے یہ حلال ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقْوَمُ الَّذِي يَسْحَبُ الشَّيْطَانَ مِنَ النَّاسِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَخْلَى اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَاتَّقِ اللَّهَ مَا سَلَفَ وَأْمُرْهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ **۲۷۵** يَمْحُطُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الضَّعْفَتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ **۲۷۶** ... سورة البقرة

"اللہ نے سودے کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اللہ سود کو نابود (بے برکت کرتا) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔"

اور اگر آپ کو علم تھا کہ یہ کام جائز نہیں تو پھر آپ نے ینک سے جس قدر رقم لی ہے وہ ساری رقم فلاحی اداروں اور فقراء وغیرہ میں تقسیم کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر کے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُخَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا **۸** ... سورة التَّحْرِيمِ

"اے مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باخ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہر بہ رہی ہیں داخل کرے گا۔"

اور فرمایا :

وَتَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **۳۱** ... سورة النور

"اور مومنو! تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

صدا معندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 2 ص 521

محدث فتویٰ